

اسے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ نثر رجز اور نثر مقفل بھی نہیں کہ نہ قافیے کا اہتمام ہے اور نہ رجز کا انصرام۔ ہاں! اسے ”نثر عروضی“ کا نام دیا جاسکتا ہے کہ بحر ہزج مثنیٰ سالم کے پیکر میں یہ نثر ڈھلی ہوئی ہے۔ سواگر کتاب زیر نظر میں کوئی خوبی ہے تو وہ یہ ہے کہ اردو نثر کی ایک نئی قسم ”نثر عروضی“ دریافت ہوئی ہے اور اس کے لئے صاحب کتاب کو ہدیہ تبریک پیش کیا جاسکتا ہے، جس سے ان کی بیخ سالہ محنت کی کچھ تلافی ہو جائے گی۔ اس طرح ناشر کو بھی مبارک باد دی جاسکتی ہے کہ کتاب کی جلد نہایت پختہ، دیدہ زیب و جاذب نظر ہے۔ ان گزارشات کے بعد کتاب سیرت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خواندگی کا داعیہ پیدا ہوا کہ اگر محاسن مفقود ہیں تو کوئی مضا لفقہ نہیں، اگر معائب نہ ہوں تو بھی صاحب کتاب جناب خورشید ناظر یک گووند لائق تحسین ٹھہریں گے لیکن یہاں بھی متعدد عروضی غلطیاں نظر آئیں، وہ ہو ہذا۔

۱۔ عروضی اغلاط بالعموم بعض حروف کے استقاط کی وجہ سے ہیں۔ خصوصاً یائے معروف کو بحر باہر کر دیا گیا ہے: ”لڑائی کے لئے تیاری کا آغاز ہوتا ہے“ (ص ۲۸۹) یا ”عمل میں بیعتِ ثانی بفضل ربی آئی ہے“ (ص ۱۹۳)

۲۔ بعض مقامات پر بحر ہزج مثنیٰ بھی اپنی حد سے تجاوز کر گئی ہے اور حروف خارج البحر ہو گئے ہیں: مثلاً ”کریں غمور تو واضح یہ ہوتا ہے کہ ہر اک کام۔ دیا موزوں ترین اوقات میں آقائے سرانجام“ ص ۱۸۷) یا ”مسلمانوں کی غالب حکمرانی ہو چکی تسلیم۔ جو جاری حکم ہوتے ان کو ملتی ہر طرح تعظیم“ (ص ۲۳۳) ۳۔ تباہ حروف کی مثالیں بہ کثرت ہیں مثلاً ”تھی مرضی یہ خدا کی ہک ملے اسلام کو طاقت“ (ص ۲۲۳) ۴۔ حش وزوائد کی نہایت کثرت مثلاً ”وہ خوش اخلاق و خوش گفتار ہیں اور کرتی ہیں تقویٰ“ (ص ۱۶۳) قصہ مختصر ان ”اشعار“ کی خوبیاں کہاں تک گنوں اور قارئین کو زحمت گوش و چشم دوں، اس مختصر گزارش پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنی اس گفتگو کو ختم کرنے سے پہلے پروفیسر عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر جنرل بین الاقوامی اسلامی دعوہ اکیڈمی یونیورسٹی اسلام آباد کی ایک نسبتاً طویل تقریظ کے مطالعے کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ تقریظ اغراق کے باوجود لائق مطالعہ ہے اور پروفیسر صاحب کی وسعت معلومات پر دلالت کرتی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: جواہر سیرت مولف: محمد حنیف جالندھری
صفحات: ۳۲۰ ناشر: جامعہ خیر المدارس، اورنگ زیب روڈ، ملتان

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرِ ذخار میں غواصی اور جواہراتِ سیرت چننے، انہیں ایک

خوبصورت لڑی میں پرونے اور ان سے دنیا بھر کے شائقین کو متعارف و مستفید کرنے کا سلسلہ اس روز سے جاری ہے، جسے بشت نبوی کا روز اول قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کو جو عروج ہمارے خطے بر عظیم پاک و ہند میں حاصل ہوا ہے اور آج جو اہرات سیرت سے ہماری قومی زبان اردو جس طرح مالا مال ہے، اس کی مثال دوسرے خطوں اور دوسری رائج الوقت زبانوں میں ملنی مشکل ہے۔ یہی سبب ہے کہ وقفے وقفے سے سیرت طیبہ پر مختلف انداز، مختلف اسلوب اور مختلف موضوعات کے حوالے سے تحریریں سامنے آتی رہتی ہیں۔ زیر نظر کتاب مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے مختلف مقالات اور مضامین کا مجموعہ ہے، جسے سلیقے سے مرتب کر کے قارئین سیرت کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری اپنی خطابت اور قائدانہ صلاحیتوں کے حوالے سے معروف ہیں، جامعہ خیر المدارس، ملتان کے اہتمام اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نظامت کے حوالے سے دینی حلقوں کے ساتھ ساتھ تمام طبقات فکر ان سے متعارف ہیں۔ اہل قلم کے طور پر ان کی تحریریں مختلف موضوعات خصوصاً دینی مدارس اور ان کی جدوجہد کے حوالے سے سامنے آتی رہتی ہیں۔ البتہ کتابی شکل میں ان کے مضامین کا یہ پہلا مجموعہ ہے جو جمعہ پیشکش کے ساتھ سامدیا یا ہے اور فاضل مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی پہلی کتاب سیرت طیبہ جسے سد اہبار اور مقبول عام موضوع پر سامنے آئی ہے۔

کتاب چند ابواب میں منقسم ہے، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

باب اول، حیات طیبہ	باب دوم، مقام نبوت و رسالت
باب سوم، علم و حکمت	باب چہارم، اسوۂ حسنہ
باب پنجم، ریاست و حکومت	باب ششم، کاجیات

چونکہ کتاب مضامین کا مجموعہ ہے، اور یہ مضامین مختلف اوقات میں اور مختلف تقاضوں اور ضرورتوں کی تکمیل کے لئے لکھے گئے ہیں اس لئے ان میں اسلوب کا بھی فرق ہے، بعض جگہ تکرار بھی موجود ہے، جس کا اظہار انہوں نے پیش لفظ میں کیا ہے، اور اسی وجہ سے بعض عنوانات خاصے مختصر ہیں۔ جن میں تفصیل کی گنجائش موجود تھی۔

بعض عنوانات بہت عمدہ اور حاصل کتاب ہیں۔ ساجیات کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی زندگی کی اقدار، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سماجی زندگی، اپنے موضوع پر ایک جامع مطالعہ پیش کرتی ہے۔ اسی طرح ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی چند جھلکیاں“ کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا اچھا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔